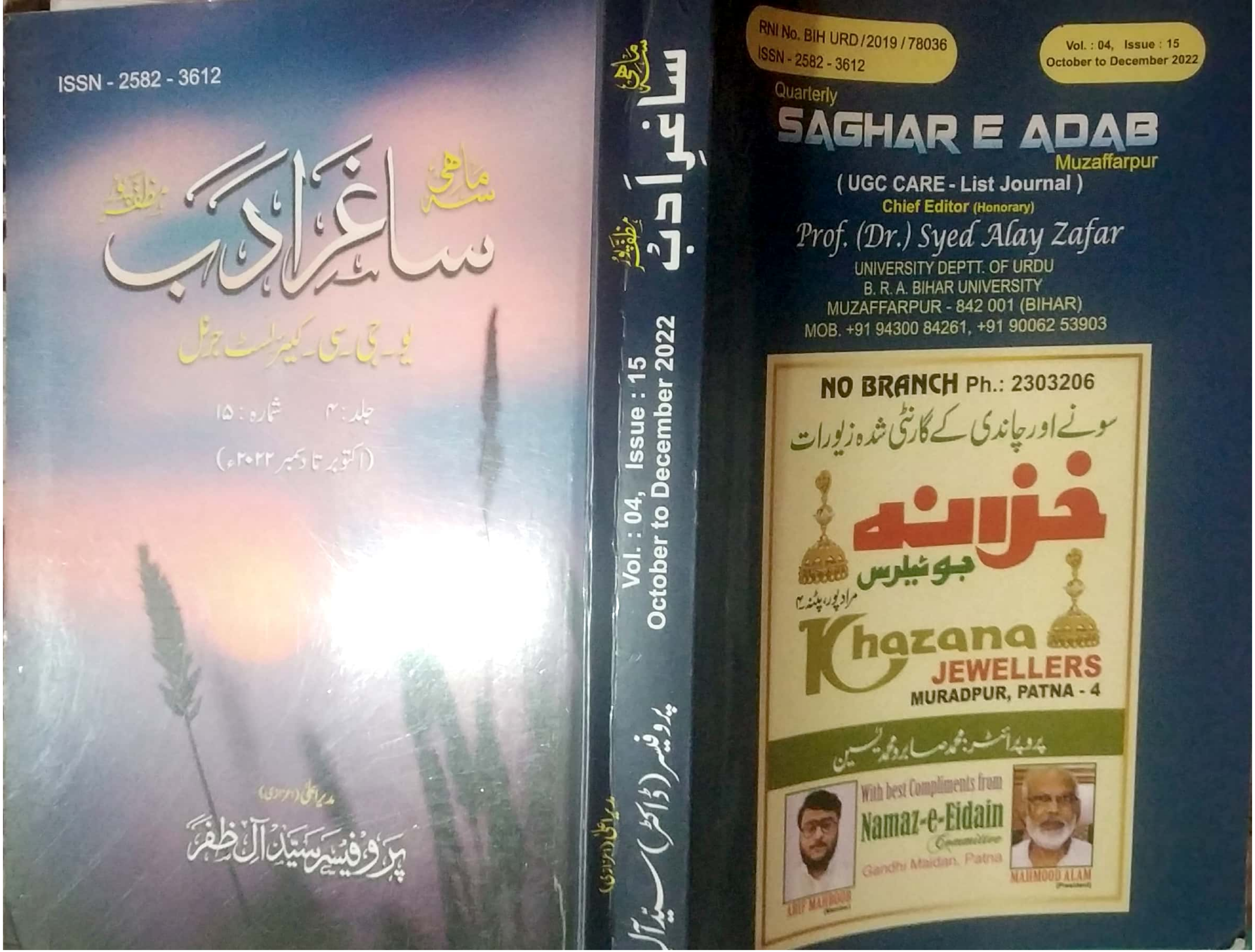

Scanned with CamScanner

فہرست

نمبر شمار	رشحات قلم	ارباب قلم	صفحہ نمبر
۱	اداریہ	پروفیسر سیّد آل ظفر	۸
۲	حمد پاک	پروفیسر فاروق احمد صدیقی	۱۲
۳	نعت پاک	سید اسلم صدا آمری	۱۳
۴	شہریار کی غزل گوئی	پروفیسر محمد علی جوہر	۱۴
۵	آغا حشر کاشمیری بحیثیت ڈرامہ نگار	پروفیسر محمد کاظم	۱۹
۶	اردو صحافت کا معتبر نام: گوپال متل	ڈاکٹر افسر کاظمی	۲۹
۷	نیر مسعود کا افسانہ "عطر کافور": ایک مطالعہ	ڈاکٹر نصرت فاطمہ	۳۶
۸	قمر اعظم ہاشمی کا ناقدانہ شعور	ڈاکٹر محمد رئیس	۴۲
۹	کبیر کی آفاقیت	ڈاکٹر نصرت جہاں	۴۶
۱۰	جمال الدین عرفی شیرازی: سبک ہندی کا نمائندہ شاعر	ڈاکٹر تسنیم کوثر چشتی	۵۲
۱۱	کلام میر میں انسانی نفسیات کے عناصر	ڈاکٹر ناظم حسین خان	۵۹
۱۲	مثنوی کی تعریف	ڈاکٹر چمن لعل بھگت	۶۲
۱۳	شمیم حنفی کی تخلیقی تنقید: ایک مطالعہ	ڈاکٹر مجاہد الاسلام	۶۵
۱۴	مصری ادیب عبدالوہاب عزّام کا ۱۹۴۷ کا سفر نامۂ ہند......	ڈاکٹر ثمامہ فیصل	۷۱
۱۵	ظہور الدین اور ان کی شاعری	ڈاکٹر محمد آصف ملک	۷۸
۱۶	میں نے اِن سے جینے کا سلیقہ سیکھا!	اظہار خضر	۸۸
۱۷	کلیم الدین احمد ابوذر عثمانی کی نظر میں	احسن امام احسن	۹۳
۱۸	"فائر ایریا": ایک اجمالی جائزہ	محمد ضیاء الحق	۱۰۰
۱۹	افسانہ "پرندہ پکڑنے والی گاڑی" فن کے آئینے میں	ڈاکٹر بسم اللہ خان	۱۰۶
۲۰	حافظ محمود شیرانی: فارسی ادب کا ایک منفرد ہندوستانی نقاد	ڈاکٹر واحد الزمان	۱۱۱
۲۱	داراشکوہ کی رباعی گوئی: ایک تجزیہ	ڈاکٹر شاہ باز عامل	۱۱۹
۲۲	ناول "بے جڑ کے پودے" فن کے آئینے میں	ڈاکٹر کچوڑ لال بیروا	۱۲۵
۲۳	فراق گورکھپوری کا شعری آہنگ	ڈاکٹر صوفیہ پروین	۱۲۹

نمبر شمار	رشحات قلم	ارباب قلم	صفحہ نمبر
۲۴	اقبال سہیل کی غزلوں کے مختلف رنگ	ڈاکٹر محمد شہنواز عالم	۱۳۴
۲۵	پروفیسر حافظ محمود خاں شیرانی بحیثیت محقق........	محمد مرغوب عالم	۱۳۸
۲۶	نسیم حجازی بحیثیت ناول نگار۔ ایک مطالعہ	ڈاکٹر شہباز انصاری	۱۴۳
۲۷	ڈاکٹر عزیز اللہ شیرانی کے افسانوں میں سماجی مسائل	ڈاکٹر الکا کماری	۱۴۹
۲۸	مولانا ابوالکلام آزاد اور فارسی زبان وادب	ڈاکٹر عبدالواسع	۱۵۷
۲۹	چیل، چوزے اور چنار۔ کیا حقیقت کیا فسانہ!	ڈاکٹر توصیف احمد ڈار	۱۶۳
۳۰	ترقی پسند تحریک اور اعتراضات: ایک جائزہ	ڈاکٹر مقصود انصاری	۱۶۸
۳۱	آزادی کے بعد اردو نظم	محمد عارف	۱۷۳
۳۲	سہیل واسطی کی شاعرانہ عظمت	ڈاکٹر وصی احمد شمشاد	۱۸۰
۳۳	جھارکھنڈ کی تہذیب وثقافت کا امین: ایم۔ایم۔ناگپوری	ڈاکٹر محمد حذیفہ	۱۸۶
۳۴	اردو اخبار ورسائل میں مزاحیہ کالم نگاری کی اہمیت	ڈاکٹر ناظرین فاطمہ	۱۹۴
۳۵	غالب کی شاعری میں سائنسی تصورات	ڈاکٹر عبدالرحیم	۱۹۹
۳۶	۱۹۹۰ء کے بعد کی غزلیہ شاعری	ڈاکٹر اعجاز احمد	۲۰۳
۳۷	میر کی شاعری کا فنی وفکری جائزہ	ڈاکٹر شگفتہ یاسمین	۲۰۹
۳۸	سعید پریمی کے افسانے	ندیم احمد	۲۱۳
۳۹	علامہ اقبالؒ کے فارسی اشعار میں تخیل اور مضمون آفرینی	ڈاکٹر سیّد شافی	۲۱۷
۴۰	معاشرے میں خواتین کے کردار اور مسائل....	ڈاکٹر صالحہ پروین	۲۲۲
۴۱	علی احمد فاطمی کی سردار شناسی	ڈاکٹر کہکشاں عرفان	۲۲۹
۴۲	ڈاکٹر عبدالرزاق فاروقی کی خاکہ نگاری	ڈاکٹر سید سمیع الدین	۲۳۴
۴۳	ترقی پسند ناقدین میں پروفیسر ممتاز حسین کا مقام ومرتبہ	ڈاکٹر نازیہ سنبل	۲۴۱
۴۴	ارتضیٰ رضوی کی نعتیہ شاعری	ڈاکٹر شبنم پروین	۲۴۸
۴۵	ساغر نظامی بحیثیت نظم نگار	ڈاکٹر رعنا کوثر	۲۵۲
۴۶	دلتوں کے سلگتے مسائل کی داستان	ڈاکٹر سنتوش کمار "جے ہند"	۲۵۸

(گوشۂ ریسرچ اسکالرس)

نمبر شمار	رشحات قلم	ارباب قلم	صفحہ نمبر
۴۷	شہناز نبی کی شاعری میں تانیثی آہنگ	انیل کمار	۲۶۵
۴۸	مظفر حنفی کی وضاحتی کتابیات: ایک جائزہ	محمد خوشتر	۲۷۱

Scanned with CamScanner

"اردو دہلی کی قدیم زبان نہیں ہے بلکہ وہ مسلمانوں کے ساتھ دلی جاتی ہے اور چونکہ مسلمان پنجاب سے ہجرت کر کے جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ وہ پنجاب سے کوئی زبان اپنے ساتھ لے کر گئے ہوں گے۔"

(پنجاب میں اردو مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ص۔۴)

تاریخی دلائل اور شواہد کی روشنی میں وہ لکھتے ہیں کہ پنجابی وملتانی زبان اردو زبان سے بہت قریب ہے۔ دونوں زبانیں تذکیر وتانیث کے قواعد وافعال مرکبہ میں متحد ہیں اور پنجابی اردو میں ساٹھ فیصدی سے زیادہ الفاظ مشترک ہیں۔ اگرچہ ماہرین لسانیات پروفیسر مسعود حسین شیرانی کی اس نظریات کی تردید کرتے ہوئے اپنی کتاب "مقدمہ تاریخ زبان اردو" میں ہریانوی کو اردو زبان کا ماخذ ثابت کرتے ہیں۔ باوجود اس کے شیرانی کی تحقیقی کاوشوں کو نظر میں رکھتے ہوئے بلاشبہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ شیرانی تحقیق کے معلم ہی نہیں بلکہ موجد قرار دیئے گئے ہیں جنہوں نے تحقیق کو ایک مستقل موضوع کی حیثیت عطا کی جو اردو میں تحقیق کے لئے روایت سازی کا درجہ رکھتے ہیں۔ انہوں نے تحقیق کے لئے جو خاکہ تیار کئے اور اس میں جو رنگ آمیزی کی ہے وہ آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہیں۔ شیرانی صاحب بے لاگ بے لوث اور غیر جانبدارانہ محقق تھے جنہوں نے پہلی بار تحقیق کو اس طریقہ کار سے روشناس کرایا جو قابل تصدیق عمل ہے۔ ڈاکٹر خلیق انجم اپنی رائے پیش کرتے ہیں ملاحظہ فرمائیں :

"محمود شیرانی کا مطالعہ بہت وسیع تھا۔ مبالغہ نہ ہوگا کہ اگر میں کہوں کہ شیرانی صاحب نے تحقیق سے متعلق جو علوم حاصل کئے تھے وہ کسی اور محقق کو نصیب نہیں ہوئے۔"

الغرض محمود شیرانی کی شخصیت مستقبل کے محققین کے لئے ایک ایسا رہنما اصول دیا اور اسکی آبیاری پر عزم طریقے سے کیا کہ آج تک ادب کو توانائی دیتا رہا ہے اور آگے بھی آئین تحقیق کے طور پر جانا جائیگا۔

Md. Marghoob Alam
Assistant Professor
Deptt. of Urdu
R. K. College
Madhubani (Bihar)
Mob.- 74630 10549

ڈاکٹر شہباز انصاری

نسیم حجازی بحیثیت ناول نگار۔ ایک مطالعہ

تاریخ مسلسل ارتقائی عمل سے گزرتی ہے۔ آج کے ترقی یافتہ دور میں تاریخ کی اہمیت بڑھتی جارہی ہے۔ ادب اور سماجیات نے جہاں ایک منفرد شکل اختیار کیا ہے وہیں تاریخ نے بھی ترقی کے مختلف منازل طے کئے ہیں۔ ماضی کے تجربوں اور کارناموں کی نشاندہی علم وادب کی ابتدا اور ارتقاء سے آگاہی تاریخ کے ذریعہ ہی ممکن ہے۔ کیونکہ تاریخ کا براہ راست تعلق عوام، سماج اور تہذیبی قدروں سے رہا ہے اس لئے تاریخ عوام کی دلچسپی کا محور ہے۔

اردو میں تاریخی ناول کے اسباب پر نظر ڈالیں تو یہ اندازہ ہوجاتا ہے کہ ۱۸۵۷ کے بعد ہندوستانی مسلمان جس کشمکش کے شکار تھے ان حالات میں ان کی تنزلی لو دور کرنے اور ان میں خود اعتمادی بحال کرنے کے لئے ایام گزشتہ کے حقیقی تاریخی واقعات کو پیش کیا جائے ان تاریخی واقعات اور اسلامی تاریخ کی اہم شخصیتوں کے کارناموں سے تاریخی ناول نگاروں نے مسلمانوں کو ان کی تہذیب وتاریخ سے آشنا کرایا۔ اکثر ناول نگاروں نے تاریخی ناول نگاری کے ابتدائی دور میں اسلامی تاریخ کے سنہری دور کو موضوع بنا کر پیش کیا تاکہ مسلمان اپنی شاندار تاریخ اور روایت سے واقف ہوسکیں اور اپنی احساس کمتری سے نجات حاصل کر سکیں اور آنے والے تمام طرح کے حوادث کا پوری جواں مردی سے مقابلہ کرسکیں۔ تاریخی ناول نگاروں نے مسلمانوں کے اندر جوش اور جذبہ پیدا کرنے کے لئے صلیبی جنگوں کو اپنا موضوع بنایا۔ ان ناولوں کے کردار عام طور پر معروف اسلامی جاں باز تھے جنہوں نے اپنی دانشمندی، اپنے حوصلے سے تمام صلیبی جنگوں میں فتح پائی۔ اور دوسری طرف ناول نگاروں نے قوموں کی زوال کی کہانی سناتے ہیں۔ زوال پذیر حکومت کو اپنا موضوع بنا کر مسلمانوں میں اسلامی تشخص اور قومی اخوت کے جذبے کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ ایسے ہی ناول نگاروں میں ایک اہم نام نسیم حجازی کا ہے۔

اردو کے تاریخی ناول نگاروں میں نسیم حجازی کا نام اہمیت کا حامل ہے۔ شرر کے بعد نسیم حجازی نے تاریخی ناول کو فن کی بلندیوں تک پہنچادیا۔ نسیم حجازی کے ناولوں میں فن اور تکنیک کا رچاؤ پایا جاتا ہے۔ زبان وبیان کے اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو انہوں نے تاریخی ناولوں میں تخلیقی زبان کا پوری طرح استعمال کیا

Scanned with CamScanner

ہے۔ ناول نگار کے لئے فن ناول کی باریکیوں کو جاننا بہت ضروری ہے۔ خصوصاً تاریخی ناول میں اس کی اہمیت اور بھی زیادہ ہوتی ہے چونکہ تاریخی ناول میں حقیقت اور تخیل کا امتزاج ہوتا ہے اور دونوں کی اہمیت کے پیش نظر ناولوں میں اس معیار کو قائم رکھنا ہے۔ شرر کے بعد نسیم حجازی نے بھی ناول کو معیار اور اعتبار بخشا ہے۔ تاریخی ناول نگار زیادہ تر تاریخ کے ان موضوعات کو ہی منتخب کرتا ہے جس کی تاریخ میں نمایاں حیثیت ہے۔ ایسے موضوعات کا انتخاب کر کے ناول نگار موضوع کو پورے تاریخی پس منظر میں بیان کرنے کی کوشش کرتے ہے۔ نورالحسن ہاشمی :

> ''تاریخی ناول کے لئے ضروری نہیں ہے کہ اس میں ہر بات تاریخی حیثیت سے صحیح ہو۔ ناول نگار ایسے واقعات کو بھی شامل کر سکتا ہے جو مستند نہ ہوں اور ان واقعات کو خاص اہمیت بھی دے سکتا ہے مگر ایک چیز کا خیال رکھنا ضروری ہے وہ یہ کہ غیر مستند واقعہ بھی ایک حد تک قرین قیاس ضروری ہو۔ اس طرح تاریخی ناول میں متعدد کردار بالکل فرضی ہو سکتے ہیں اور ان کا تعلق اہم واقعات سے دکھایا جا سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ بہترین تاریخی ناول میں تاریخ اور افسانے ملے جلے ہوتے ہیں افسانہ سامنے ہوتا ہے اور تاریخ پس منظر میں۔ تاریخی ناول کو بڑے سلیقے کے ساتھ تاریخی حقیقت اور اپنی تخیلی جدت کو دوش بدوش لے جاتا ہے۔ تاریخی واقعات اور کردار کو اتنا ہی صحیح دکھانا ضروری ہو جتنا محققین بتاتے ہیں۔ مگر اسے اپنے ناول کو تاریخ کم اور ناول زیادہ بنانا ہے اور اس لئے خاص تخیلی حصہ کو تاریخی معاملات سے ملانا ضروری ہے۔'' ۱

نسیم حجازی کے بے شمار ناول منظرِ عام پر آ چکے ہیں ان ناولوں کے موضوعات پر نگاہ ڈالیں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان ناولوں کے موضوعات عام طور پر حق و باطل کے معرکے ہیں اس کے علاوہ قوموں کے عروج و زوال کے اسباب خاص طور پر ملت اسلامیہ کے عروج و زوال کی داستان ہے۔ نسیم حجازی نے ان باتوں کو پیش کرنے کے لئے تاریخی مواد سے پورا فائدہ اٹھایا ہے اور تمام واقعات و حادثات کو تاریخ کی روشنی میں برتنے کی کوشش کی ہے۔

نسیم حجازی کے ناولوں کو موضوع کے اعتبار سے تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ناول محمد بن قاسم، انسان اور دیوتا، معظم علی، اور تلوار ٹوٹ گئی اور آخری معرکہ ہندوستان کی سیاسی، سماجی، تہذیبی، مذہبی تاریخ کے پس منظر میں لکھا ہے۔ داستان مجاہد، قیصر و کسریٰ اور قافلہ حجاز جیسے ناولوں میں اسلام کے ابتدائی دور میں مسلمانوں اور دیگر بڑی قوموں کے درمیان حق و باطل کی معرکہ آرائیوں کو موضوع بنایا ہے۔ ناول

یوسف بن تاشقین، اندھیری رات کے مسافر، شاہین اور کلیسا اور آگ میں اسپین کے مسلمانوں کی زوال کی داستان کو پیش کیا ہے۔

ناول یوسف بن تاشقین، اندھیری رات کے مسافر، شاہین اور کلیسا و آگ میں مسلمانوں کے زوال کو موضوع بنایا گیا ہے اور ان کے زوال کی داستان پیش کی گئی ہے۔ ان ناولوں میں مسلمانوں کی آپسی رقابت اور ریشہ دوانیوں کو موضوع بنا کر مسلمانوں کی پرانی عظمت پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ان ناولوں کو پڑھ کر یہ محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایسی داستانیں سنا کر مسلمانوں کو ان کی کوتاہیوں کا احساس دلانا چاہتے ہیں بقول نسیم حجازی :

> ''۱۹۳۷ میں میں نے یہ فیصلہ کیا کہ محض ناول نگاری کسی کام کی نہیں ہوگی۔ ایک واضح مقصد پیش نظر ہونا چاہئے۔ اپنے قوم کو درپیش مسائل (جس میں اس قوم کو بیدار کرنا، اس کے ماضی سے روشناس کرانا اور زندہ قوم کی حیثیت سے زندہ رکھنا) کے سامنے یہ فیصلہ کیا کہ آئندہ انہی موضوع پر ناول لکھا جائے۔ اس زمانے میں مولانا شبلی کو پڑھا جس کا گہرا اثر میں نے قبول کیا۔ میرے نزدیک اسلام کی شاندار فتوحات بھی تھیں اور ہندوستان میں مسلمانوں کی تاریخ ساز جدوجہد بھی۔ میں نے ایک طرف اندلس کی تاریخ کے دورِ زوال کی تاریخ کو منتخب کیا اور دوسری طرف اسلامی دور کی فتوحات کو بھی اپنا موضوع بنایا۔ تا کہ ایک طرف میرے قارئین اپنی ذلت کے اسباب پر غور کریں۔ دوسری طرف وہ یہ محسوس کریں کہ ماضی کے شاندار کارناموں سے ان کی تاریخ تہی دامن نہیں ہے۔'' ۲

نسیم حجازی کے ناولوں کے مرکزی کردار داستانی نوعیت کے ہوتے ہیں۔ جو کہ ان کے تخیل کی پیداوار ہے۔ انہوں نے تاریخی واقعات اور حادثات کو تخیلی کرداروں کے ذریعہ آگے بڑھایا ہے اور ان تخیلی کرداروں کے خاکوں میں ایسا رنگ بھرا ہے کہ وہ حقیقی اور تاریخی نظر آتے ہیں۔ مثلاً ناول شاہین کا ہیرو بدر بن مغیرہ اور یوسف بن تاشقین کا ہیرو سعد ایسے کردار ہیں جو تاریخی نہ ہو کر بھی حقیقی معلوم ہوتے ہیں۔ نسیم حجازی کا کمال یہ ہے کہ وہ اپنے کرداروں کو اس طرح تراشتے اور نکھارتے ہیں کہ یہ کردار نفسیاتی اور انسانی کیفیت کے اعتبار سے بالکل حقیقی معلوم ہوتے ہیں۔ ان کے غیر حقیقی کردار جو ان کی تخیل کی پیداوار ہیں اپنے طور طریقے اور اپنی تہذیبی وراثت کے اعتبار سے اپنے عہد کے انسان نظر آتے ہیں۔

نسیم حجازی نے اندلس کی شاندار اسلامی حکومت کے زوال کی کہانی کو بڑے ہی دلسوز انداز میں پیش کیا ہے۔ اس کے علاوہ انہوں نے اپنے ناول شاہین اور یوسف بن تاشقین میں متعلقہ ممالک کے زوال

آمادہ تہذیب اور سلطنت کو موضوع بنایا ہے۔ اسپین میں مسلمانوں کی سلطنت پانچ صدی تک اسلامی رواداری کے ساتھ موجود تھی لیکن یہ سلطنت رفتہ رفتہ طوائف الملوکی کا شکار ہوگئی جس کی وجہ سے عظیم سلطنت کئی حصوں میں تقسیم ہوگئی۔ ان علاقوں کے حکمراں ایک دوسرے کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ اس کے علاوہ عیش و عشرت میں اس قدر ڈوبے ہوئے تھے کہ انہیں ملکی حالات کی کوئی خبر نہ تھی۔ اور اپنے مستقبل سے بے خبر تھے۔ عیسائی حکمرانوں نے ان کی اس کمزوری کا فائدہ اٹھایا اور رفتہ رفتہ پورے اسپین پر قابض ہو گئے۔ ان حالات میں افریقہ کے حکمراں اور مجاہد یوسف بن تاشقین نے اندلس پر فوج کشی کر دی۔ اس کا مقصد اندلس کے غافل اور عیش پرست حکمرانوں کو اس خطرے سے باخبر کرنا تھا جو اندلس پر منڈلا رہے تھے۔ ناول نگار نے اپنے ایک ناول کلیسا اور آگ کے دیباچے میں اندلس کے مسلمانوں کی طوائف الملوکی کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

"اندلس کے مسلمان تقریباً چار سو سال ایک پرسکون سلطنت کے مالک رہے پھر طوائف الملوکی اور لامرکزیت کا شکار ہوئے اور نصرانیوں نے ان کے انتشار سے فائدہ اٹھا کر شمال میں پاؤں جمالئے۔

۱۱ ویں صدی کے رُبع آخر میں شمال کی چھوٹی چھوٹی ریاستیں الفانسو ششم کے جھنڈے تلے متحد ہو رہی تھیں لیکن طوائف الملوک کو مشرقی دشمن کی بڑھتی ہوئی قوت کا خطرہ بھی راہِ راست پر نہ لا سکا۔ وہ ایک دوسرے کے خلاف الفانسو سے مدد حاصل کرتے تھے اور خراج ادا کرتے تھے۔

۱۰۸۵ میں طالع آزما یحیٰی القادر نے طلیطلہ پر الفانسو کا قبضہ کرا دیا۔ اس کے بعد نصرانیوں کے حوصلے اتنے بڑھ گئے کہ وادئی الکبیر تک کے علاقے ان کے حملوں سے محفوظ نہ تھے۔

اندلس کے حریت پسندوں کی فریاد پر افریقہ کے یوسف بن تاشقین اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد کو پہنچے اور پے در پے شکستوں کے بعد ایک مدت کے لئے نصرانیوں کے حوصلے سرد پڑ گئے۔" ۳

یوسف بن تاشقین کی مدد کی وجہ سے اندلس پر مسلمانوں کی حکومت کو استحکام حاصل ہوا۔ لیکن اسپین کے مسلمان و امرا اور رؤسا نے یوسف بن تاشقین کی مدد کے بعد بھی کوئی سبق حاصل نہ کیا۔ وہ حسب موافق آپسی ریشہ دوانیوں اور سازشوں میں ملوث رہے۔ نتیجہ ایک صدی کے بعد پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرانے لگی اور اندلس پر مسلمانوں کے زوال کے آثار نمودار ہونے لگے۔ ناول نگار نے اس زوال کی داستان کو کلیسا اور آگ کے علاوہ اپنے ایک اور ناول شاہین میں بھی ذکر کیا ہے۔

ناول شاہین کا تاریخی عہد اور موضوع اسپین میں مسلمانوں کی حکومت کے آخری ادوار ہیں۔ الفانسو کے بعد تقریباً ایک صدی گزر جانے کے بعد صلیبی حکمرانوں نے اندلس پر فوج کشی کرنی شروع کر دی اور اندلسی امرا اور حکمراں کی آپسی انتشار سے پورا فائدہ اٹھایا۔ ناول شاہین تاریخی اور موضوعی اعتبار سے اندلس کے خلیفہ ابوالحسن سے لے کر خلیفہ ابوعبداللہ کے عہد پر محیط ہے۔ ناول شاہین کے سلسلے میں سید وقار عظیم نے یہ لکھا ہے کہ:

"شاہین کی تاثیر میں موضوع کے علاوہ مصنف کے شاعرانہ ایمائی اسلوب، اختصار اور ایجاز سے مملو حقیقت نگاری اور تخیل کی رنگ آمیزی کے امتزاج کا بھی بڑا ہاتھ ہے۔ منظر نگاری میں مبالغے کی ہلکی سی جھلک کرداروں کو مصوری اور خاص کر ان کے جذبہ محبت کے اظہار میں سستی جذباتیت سے احتراز، اصلاحی اور تبلیغی مقصد کے اظہار میں ولولہ اور جوش کے باوجود توازن اور اعتدال اس ناول کی صفات ہیں۔" ۴

ناول اندھیری رات کے مسافر بھی اندلس کے پس منظر میں ہے۔ موضوع کے اعتبار سے ناول میں غرناطہ کے ٹوٹنے اور بکھرنے کی داستان ہے۔ اس ناول میں نسیم حجازی کا فن کھل کر سامنے آتا ہے۔ یہ ناول ان کے دوسرے ناولوں کے مقابلے میں تکنیکی اعتبار سے ایک اچھا ناول ہے۔ ناول کا پلاٹ اور اس کا موضوع میں فن کی تمام خوبیاں نظر آتی ہیں۔ اس ناول میں بھی اندلس کے مسلمانوں کی زوال کی کہانی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ حکمرانوں کے بے خبری سے تنگ آ کر عوام نے اپنی آزادی کا پرچم بلند کیا۔ قبائلی مسلمانوں نے ایک گروہ تیار کیا اور اپنی آزادی کی بقا کے لئے برسر پیکار ہوا۔

ناول میں اندلس کے مسلمانوں کی جدوجہد کو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے۔ یہ مسلمان اپنے ایک امیر کے جھنڈے تلے اکٹھا ہو جاتے ہیں اور آزادی کی آخری بازیافت کی پوری کوشش کرتے ہیں۔ غرناطہ کا بادشاہ ان کا ساتھ تو دینا چاہتا ہے لیکن اپنے عیش پرست اور غدار وزیروں اور امرا کے ہاتھ کٹ پتلی بنا ہوا ہے۔ وہ فرڈیننڈ سے معاہدہ کر لیتا ہے کہ وہ غرناطہ چھوڑ کر چلا جائے گا لیکن مسلمان عوام کو پریشان نہ کیا جائے لیکن فرڈیننڈ نے اپنے معاہدہ کی دھجیاں بکھیر دی اور مسلمانوں کو زبردستی عیسائی بنانے کی کوشش شروع کر دی۔ ناول میں ان تمام باتوں کو انتہائی فنکارانہ انداز میں پیش کیا ہے۔ کلیسا اور آگ ناول اندھیری رات کے مسافر کی ایک کڑی ہے۔ جس میں سقوطِ غرناطہ کے بعد مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کو بیان کیا گیا ہے۔

ناول شاہین، یوسف بن تاشقین، اندھیری رات کے مسافر، کلیسا اور آگ کے موضوعات سرزمین اندلس سے ہی تعلق رکھتے ہیں۔ نسیم حجازی نے اندلس میں مسلمانوں کے دورِ زوال کو اپنے ناولوں کا

موضوع بنایا ہے۔ ناول نگار کی نگاہ میں ہندو پاک کے مسلم عوام تھے۔ جن کو وہ یہ یاد دلانا چاہتے ہیں کہ عظیم قومیں کس طرح عظیم ہوتی ہیں۔ ان کی ذلت و رسوائی ان کے عمل کی وجہ سے ہوتی ہے۔ انہوں نے اپنے ناولوں میں یہ پیغام دیا ہے کہ جو قومیں اپنے حقوق اور آزادی کی حفاظت نہیں کر سکتیں ان کی حفاظت اور مدد کے لئے آسماں سے فرشتے کبھی نہیں اترتے۔ قصے کے بیان میں نسیم حجازی نے قارئین کی دلچسپی کا خیال رکھا ہے۔ اس لئے ان کے ناولوں میں شروع سے آخر تک دلچسپی قائم رہتی ہے۔ موضوع کے حوالے سے تاریخی واقعات کے ساتھ ساتھ سنجیدگی اور فکری گہرائی بھی ملتی ہے۔

نسیم حجازی کے اسلوب کی ایک بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ تاریخ کو داستانوی طرز پر بیان کرتے ہیں اور اس میں تاریخی نشیب و فراز پیدا کرتے ہیں۔ جس سے ناول میں تجسس اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کے ناولوں میں واقعات اور حالات خواہ وہ سیاسی طور پر رونما ہوئے ہوں یا سماجی اور تہذیبی تبدیلی کا نتیجہ ہوں یا حق و باطل کے معرکہ ہوں یا پھر عشق و محبت سے لبریز رومانی واقعات نسیم حجازی کے زبان اور اسلوب کے بہاؤ میں فرق پیدا نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ ان کے ناولوں میں شروع سے لے کر آخر تک دلچسپی قائم رہتی ہے۔ نسیم حجازی کے ناولوں میں زبان کا استعمال اور پلاٹ پھیلتے اور سکڑتے رہتے ہیں۔ اس پھیلنے اور سکڑنے میں ان کا طرز اسلوب اور زبان کا استعمال ان کے ناولوں میں دلچسپی کو برقرار رکھنے میں کامیاب نظر آتے ہیں۔

نسیم حجازی اپنے تمام ناولوں میں قوموں کی زوال کی کہانی سناتے ہیں لیکن ان کا مقصد قوم کو پرانی عظمتوں کے قصے سنا کر انہیں ماضی پرستی میں مبتلا نہیں کرنا ہے۔ اس لئے وہ تاریخی صفحات سے انہی واقعات کو بیان کرتے ہیں جن میں عظمت کی نشانی پوشیدہ تھی۔ لیکن اپنی کوتاہیوں اور بے عملی کی وجہ سے زوال کا سامنا کرنا پڑا۔

حواشی:

۱۔ ناول کیا ہے از نور الحسن ہاشمی و حسن فاروقی، ص۔ ۹۷

۲۔ اردو میں تاریخی ناول از رشید احمد، ص۔ ۵۴

۳۔ کلیسا اور آگ از نسیم حجازی، ص۔ ۶

۴۔ داستان سے افسانے تک از سید وقار عظیم، ص۔ ۹۷

Dr. Shahbaz Ansari
Asstt. Professor
P.G. Department of Urdu
Karim City College
Jamshedpur (Jharkhand)
Mob.- 93866 01744

ISSN : 2582 - 3612

Scanned with CamScanner